| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | | توقیع خط آیت منشور محمدی | | توریت و ہم انجیل بلغاظ تبجیل | | چون گشت علم رایت منشور محمدی | |

# مثنوی عیش

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مستوجب حمد وہ خدا ہے | | جو خسرو کشور بقا ہے | | وہ افسر فرق انبیا ہے | | خود شید عرب بہ عجم ہے | |
| عالم ہے قدیر ہے احد ہے | | سلطان قلمرو ابد ہے | | شاہنشہ کشور نبوت | | محبوب جناب کبریا ہے | |
| :لک رازق کریم خالق | | عادل سامع مرید صادق | | سب پر شرف نبی عیان ہے | | آرایش مسند شریعت | |
| خلاق زمین و آسمان ہے | | وہ غارس باغ کن فکان ہے | | ای خامۂ عیش کہہ بانصاف | | وہ علت غائی جہان ہے | |
| پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | | اتھارہ ہزار عالم اوس کے | | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | | منشور محمدی کے اوصاف | |
| قندیل فلک ہو جہ احسن | | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | | جو فضل و شرف اسے بجا ہے | | نظروں سے گرے جہان کے اجلاف | |
| شاہنشہ ملک بے مثالی | | محبوب حریم لایزالے | | نورنج دلپذیر اسلام | | ہمنام جناب مصطفےٰ ہے | |
| دیہیم جلال فرق پر ہے | | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | | شمس الاخبار آسمان پر | ق | ماحیٔ ملل ظہیر اسلام | |
| خالق ہر چیز کا وہی ہے | | صنعت ہر چیز مین کمی ہے | | کرتا ہے بعقب زار و ناشاد | | ہی پیش مسیح نیک اختر | |
| افعال حکیم لایزالے | | رہتی نہین مصلحت سے خالی | | چھپتے ہین صحیح سب کوایف | | منشور محمدی کی فریاد | |
| کیا انکہون تنائے ایزد پاک | | ارشاد نبی ہے ماء فناک | | عمدہ خبرین نفیس مضمون | | بے شبہ ہی افسر صحایف | |
| جب نعت نبی کا وقت آیا | | خامہ نے ادب سے سر جہکایا | | ہر سال روپیہ پانچ جودے | | ہر لفظ ہے رشک در مکنون | |
| لولاک لما خلقت الافلاک | | آیا ہے بشان شاہ لولاک | | پر شرط ہے پیشگی کی ای یار | | اس گوہر بے بہا کو وہ لے | |
| ای صل علی رسول امجد | | سرور پیمبران محمد | | سال دمہ و روز و شب الٰہی | | مابعد سے کچھ نہین سروکار | |
| | | اس نظم کو کر چکا جب ارقام | | توقیع محمدی رکھا نام | | ہو اوسکو بہت بڑی ترقی | |

نمبر ۲۱ جلد ۱۱

منشور محمدی سنہ ۱۲۹۹ ہجری

مطبوعہ ۲۵ رجب

## بقیہ جواب مسٹر مجبوب مسیح صاحب بندرانی یعنے پطرس حواری کا الہام

اور مضمون ایک شیطان کے آنت ہوجاویگا اب مفصل کا وقت نہین صرف مجملاً چند باتون کا تذکرہ کیا جاتا ہی - شریعت کے غایت ہی کہ مسیح ہر ایک ایمانداری کی راستبازی ہو - کہ وہ راستبازی جو شریعت کی ہے موسی اسکا ذکر یون کرتا ہی کہ جو انسان یہی کام کیا کرے وہ اسکے سبب جیتا رہیگا (رومیون ۱۰ باب ۴ ورس سے ۱۲ تک) یہہ حضرت نے (استثنا ۳۰- ۱۴) عہد عتیق کے طرف اشارہ کیا ہے مگر پرانے عہد نامہ کے پڑھنے والے اس بات سے خوب واقف ہین کہ اس تحریر اور اس مضمون مین زمین و آسمان کا فرق ہی کیونکہ کتاب مذکور کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہان پر حضرت موسیٰ شریعت کا حال بیان فرما رہے ہین (دیکھو استثنا ۳۰ باب ۱۱ سے ۱۸ تک) مطلب سعدی دیگر ست -

پھر یہہ صاحب ملک صادق سالیم کے نسب نامہ کی اصل پر لاعلمی ظاہر کرتے ہین کہ کوئی لاعلم یعنے جاہل بھی ایسی بات منہ سے نہ نکالینگے (عبرانیون ۷ باب ۵) اگر حضرات مسیحی یہہ بات مان چکے ہین کہ ملک صادق سالیم دراصل بے باپ اور بے مان پیدا ہوے اور اُسے ابرہام علیہ السلام نے اپنے مال کا زرکا غرض جو کچھ کہ لوٹا مین ہاتھ لگا اوسکا دسوان حصہ دیا یہہ سمجھکر کہ یہہ خدا کا پاک مقدس کاہن ہے تو پھر ضرورت کیا تھی حضرت مسیح کی جب ملک صادق سالیم جیسے پاک اور صادق کاہن موجود تھے -

پھر صاحب موصوف الذکر تحریر فرماتے ہین کہ یسوع نے انہین آرام مین داخل کیا ہوتا تو وہ اسوقت کے بعد ایک دوسرے دن کا ذکر نہ کرتا (عبرانیون ۴ باب ۸) مگر اب مین بصد ادب التماس کرتا ہون یہہ آیت مین نے یشوع کے صحیفہ کے کسی ایک باب مین کہین نہین پائی نہ یہہ کلام یہود کے کسی تواریخ اور احادیث مین دیکھا معلوم نہین آپکو کس یشوع کے کتاب سے یہہ فقرہ ملا ہے -

پھر آپ بیان فرماتے ہین کہ مسیح ۱۲ حواریون کو دکھلائی دیا حالانکہ مصنفان اناجیل متفق ہین کہ وہ صرف گیارہ ان کو ہی دکھلائی دیا اگر باور نہو تو نیا عہد نامہ (اقرنتیون کا خط ۱۵ باب ۵ ورس) نکالکر دیکھہ لو -

پھر (اعمال الرسول ۹- ۷) تحریر کرتے ہین کہ جب دمشق کے نزدیک پہنچا تو ایک بارگی آسمان سے ایک نور اُس کے چوگرد چمکا تب وہ زمین پر گر پڑا اور اُسنے ایک آواز سنی جو اُسے کہتی تھی ای سولس ای سولس تو مجھے کیون ستاتا ہی اُسنے پوچھا کہ ای خداوند تو کون ہے خداوند نے کہا کہ مین یسوع ہون جسے تو ستاتا ہے پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے اُسنے کانپکے اور حیران ہوکے کہا ای خداوند تو کیا چاہتا ہے کہ مین کرون خداوند نے اُسے کہا اُٹھ اور چل شہر مین اور جو تجھے کرنا ضرور ہے تجھہ سے کہا جائیگا اور وے مرد جو اسکے ہمراہ تھے حیران کھڑے رہ گئے کہ آواز تو سنتے پر کسی کو نہ دیکھتے تھے (اعمال الرسول ۹ باب ۳ سے ۷ تک) پھر صاحب اس لطیفہ کو یون بیان کرتے ہین کہ جب مین دمشق کو خط لیکے چلا اور شہر دمشق کے قریب پہنچا تو ایسا ہوا کہ دوپہر کے قریب یکایک بڑا نور آسمان سے میرے گرداگرد چمکا اور مین زمین پر گر پڑا اور آواز سنی جو مجھے کہتی تھی کہ ای سولس ای سولس تو مجھے کیون ستاتا ہی مین نے جواب دیا کہ ای خداوند تو کون ہے اُسنے مجھہ سے کہا کہ مین یسوع ناصری ہون جسے تو ستاتا ہی

اور میرے ساتھیوں نے نور کو دیکھا اور ڈر گئے لیکن اوسکی
آواز جو مجھے بلاتا تھا سنی (اعمال الرسول ۲۲ باب ۶ درس
سے ۹ تک) ایہا الناظرین بنظر انصاف ذرہ غور سے دیکھو
کہ یہان باوجودیکہ ایک ہی قصہ ہے اور درحالیکہ وہ جسپر
یہہ حال گذرا خود بیان کرتا ہے تو بھی آسمان اور ریسمان
کا سا فرق نظر آتا ہے اگر کسی اور نے بیان کیا ہوتا تو کہہ سکتے کہ
ع شنیدہ کی بود مانند دیدہ - یہان تو اس عام ضرب المثل
کی اس لئے تاثیر دکھلائے دی ہی جو تصنیف را مصنف نیکو
کند - یہان سے مشہور ہے مگر یہی الہام ہے تو بس اللہ
اور باقی خیر صلاح -

پھر آپ رقمطراز ہین کہ مسیح نے فرمایا دینا لینے سے بہتر ہی -
یہہ بات اناجیل اربعہ مین کہین نہین نظر آتی جنمین حضرت
مسیح کے پیدایش سے موت تک کا حال سر سے آخر تک لکھا ہی -
معلوم نہین حضرت پاک کو یہہ فقرہ کہان سے ہاتھ لگ گیا
ہے (اعمال ۲۰ - ۳۵)

پھر آپ قلمبند کرتے ہین کہ جسطرح نیسس دیمبریس نے موسیٰ
کا سا ہونا کیا اسی طرح یے بھی سچائی کے مخالف خراب عقل
اور ایمان کے بابت نامقبول ہین (۲ طمطاوس ۳ باب)
یہہ تو حضرت موسیٰ کے پانچون کتابون مین کہین نہین لکھا
موسیٰ اور پولوس کے بیان مین اتنا بھاری اختلاف ہے تورات
بھی سچی زبور بھی سچی انجیل بھی سچی اور پولوس کی تحریر بھی
سچی پھر اقتباس کرنے مین اتنا فرق کیون الحق ایک نہ
ایک مین غلطی ہے اور یہان مجھے اسبات کا زیادہ افسوس ہے
کہ باوجودیکہ حضرت پولوس پڑھے لکھے تھے تو پھر کیون اتنا
فرق ہے وہی ہوا کہ پڑھے لکھے پر خدا کی مار -

## یہودا کا الہام

یہہ صاحب اپنے خط عام مین ارقام کرتے ہین کہ جب میکائیل نے
جو فرشتون مین عظیم ہے شیطان سے تکرار کرکے موسیٰ کی لاش
کے بابت بحث کی تب اُسنے جرات کی کہ لعن طعن کرکے اوسے
الزام دی بلکہ کہا کہ خداوند تجھے ملامت کرے (دیکھو یہودا
کا خط عام درس ۹) یہہ آیت موسیٰ کے کتابون کے بالکل برخلاف
ہے کیونکہ (استثنا ۳۴ باب آخری آیات) پانچون کتابون
مین عزرا نبی کہتے ہین کہ موسیٰ کے قبر کو آج تک کوئی شخص نہین
جانتا خدا جانے حضرت یہودا نے یہہ یہودیون کے کس کتاب سے
اقتباس کیا ہی - لو اور سنو بلکہ حنوک نے جو آدم کے ساتوین پشت
سے تھا انکی بابت پیشین گوئی کے کہ دیکھو خداوند اپنے لاکھون
مقدسون کے ساتھہ آتا ہی (وہی یہودا کا خط عام فقرہ عہ ۱۴)
البتہ حنوک کا حال (پیدایش ۵ باب) مین مذکور ہی اور مانا
کہ وہ بابا آدم علیہ السلام کے ساتوین پشت مین سے تھی لیکن
اس پیش خبری کا تو اُس عبارت مین جسمین اوس نبی کا حال
لکھا ہے اشارہ تک نہین ان حضرتون کو یہہ فقرہ کہان سے
دستیاب ہوا شاید کسی جعلی حدیث سے نقل اتھائی ہے -
یا من گھڑت ہو -

اب حضرت سایل صاحب مین استفسار کرتا ہون کہ کیا ایسے الہام
کا تذکرہ جناب فرماتے تھے کہ روح القدس کے ہدایت سے حواریون نے
جو کام کیا ہے سرانجام دیا ہی جسکا مین مختصر طور پر مجمل سا تحریر کیا
ہے بات تو کہنے نہ تھی مگر کیا کرون گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل
ناچار کہہ دیتا ہون کہ آپنے بخوبی جان لیا ہوگا کہ یہہ مذہب
عیسوی سب دہوکے کی ٹٹی اور کوئی حواری سچا نہین کیونکہ
ہر ایک کے رستے کا بیان اور خصوصًا پولوس اور لوقا جو تحریر

ہوے تھی) کا سچ خوب ہدایت روح القدس جان
لیا ہوگا سب سے بڑہ کر یہہ پوشیدہ نہ رہا ہوگا کہ کیسے کیسے
الہامی حواریون کو انکے ہی کلام سے دہوئین اوڑادے
کہنے مین نے جو ایک غیر الہامی ہون -
مونہ زادیشر صاحب کیا لکہون لکہنے لگتا ہون تو ایک شیطان
کے آنت سا مضمون بائبل کے بات بات پر لکہنا پڑتا ہے
ناچار قلم کو روکتا ہون - راقم الحروف نیاز مند قوم کا
جان نثار میر کرامت اللہ از چرچ مشن سکول امرتسر
المرقوم ۱۴ رجب المرجب ۱۲۹۹ھ

## لو اور سنو مبارک

کیا مژدہ جان فزا ہے کہ ایک تازی اور نئی پیشین گوئی کا
پتا ملا ہے کل جب مسٹر محبوب مسیح صاحب کے سوالون کا جواب
لکہہ رہا تھا ناگاہ متی کے اوس فقرہ پر جو لیسیا ۲ ۴ باب
پہلے ورس سے انتخاب کیا ہوے نظر جا پڑے جب مطلب طلب
کے واسطے لیسیا نکالے اور بھی لطف پایا یعنے پہلے ورس سے
لیکے نوویں تک تو حضرت مسیح پر ختم ہو گئے اور نوویں سے
آگے صاف صاف حضرت اقی العربی خیر الامم صلی اللہ علیہ وسلم
پر پورے ہوے - ناظرین غور سے دیکہین مین نیچے
نقل کرتا ہون ہون -
(آپ یہان پر لیسیا ۲ ۴ باب ۱ نقل کر دیوین کم فرصتی کے باعث
مین تجربہ نہین کر سکا نہایت مشکور ہونگا - اختتام باب پر
قلمبند فرماوین کہ تاریخ سے ثابت ہی کہ جہان اب مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ ہے وہین اولاد قیدار آباد تھی اب دیکہو کیسے زور و شور
سے قیدار کی اولاد کس تپاک سے لبیک پکارتی ہے اور صاف
صاف حضرت کے والہانہ نام عبرانی مین مذکور ہی بکا ترجمہ

خادم خداوند لکہہ مارا ہے حالانکہ عبد اللہ کے معنے بھی وہی ہین
آج کل نور افشان مین بہت سے سوالات بے حساب طبع ہوتے
دیکہے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اب انکو پوری پوری تسلی
ہو گئی - لو اب ایک مختصر سوال حل کے واسطہ ارسال کرتا ہون

## ایک سوال حل طلب

خدا نے اسماعیل کے باب مین حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ دیکہہ
اسماعیل کے حق مین مین نے تیری سن لی دیکہہ مین اوسے برکت
دونگا - برومند کرونگا - بہت بڑہاؤنگا - اوس سے بارا
سردار نکلینگے - اور مین اوسے ایک بڑی قوم بناؤنگا -
یہہ پانچ لفظ کہان کہان کب پورے ہوے مفصل تحریر ہو -
تنبیہ (برکت کے معنے کے لئے گلاتیہ ۳ باب ۱۴ اور رس اور
برومندی کے لئے متی ۲۱ - ۴۳ دیکہو)
السائل میر کرامت اللہ از چرچ مشن سکول امرتسر
مورخہ ۱۴ - رجب المرجب ۹۹ھ

دیکہو میرا بندہ - جسے مین سنبھالتا - میرا برگزیدہ - جس سے
میرا جی راضی ہے - مین نے اپنی روح اس پر رکہی - وہ قومون
کے درمیان عدالت جاری کریگا ۲ وہ نہ چلائیگا اور اپنی
صدا بلند نہ کریگا اور اپنی آواز بازارون مین نہ سنا دیگا ۳
وہ مسلے ہوے سینٹھے کو نہ توڑیگا - اور دہکتی ہوی بتی کو نہ
بجہائیگا - وہ عدالت کو جاری کریگا کہ دایم رہے ۴ اسکا
زوال نہ ہوگا - اور نہ مسلا جائیگا جب تک راستے کو زمین
پر قایم نہ کرے - اور بحری ممالک اسکی شریعت کی راہ تکینگے -
خداوند خدا جو آسمانون کو خلق کرتا اور انہین تانتا - جو
زمین کو اور انہین جو اسمین سے نکلتے ہین پھیلاتا - اور اُن
لوگون کو جو اُسپر ہین سانس دیتا - اور انکو جو اُسپر چلتے

ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے ۶ مین خداوند نے تجھے
صداقت کے لئے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری
حفاظت کرونگا - اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور
کے لئے تجھے دونگا کہ تو اندہون کی آنکھین کھولے - اور
بندہیون کو قید سے نکالے - اور اُن کو جو اندہیرے مین
بیٹھے ہین - قیدخانے سے چھڑا دے ۸ یہوواہ مین
ہون - یہہ میرا نام ہے اور اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا
اور وہ ستایش جو میرے لئے ہوتی کھودی ہوی مورتون
کے لئے ہونے نہ دونگا ۹ دیکھو تو سابق پیشین گوئیان
برآئین - اور مین نئی باتین بتلاتا ہون اُس سے پیشتر کہ
واقع ہون - مین تم سے بیان کرتا ہون ۱۰ خداوند کے لئے
ایک نیا گیت گاؤ - ای تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو
اس مین بستے ہو + ای بحری ممالک - اور اُن کے باشندو
تم زمین پر سراسر اسکی ستایش کرو ۱۱ بیابان اور
قیدار کے آباد دیہات - اپنی آواز بلند کرینگے - سلع کے بسنے والے
ایک گیت گائینگے - پہاڑون کی چوٹیون پر سے للکارینگے -
۱۲ وے خداوند کا جلال ظاہر کرینگے - اور بحری ممالک مین
اسکی ثنا خوانی کرینگے ۱۳ خداوند ایک بہادر کے مانند نکلیگا
وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا - وہ چلائیگا -
ہان وہ جنگ کے لئے بلائیگا - وہ اپنے دشمنون پر بہادری
کریگا ۱۴ مین بہت مدت سے چپ رہا - مین خاموش رہا
اور آپ کو روکتا گیا - پر اب مین اُس عورت کی طرح جسے
درد زہ ہو چلاؤنگا - اور ہانپونگا اور زور زور سے تنفسی
سانس بھی لونگا ۱۵ مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران
کر ڈالونگا - اور انکے سبزہ زارون کو خشک کرونگا - اور
انکی ندیان بسنے کے لایق زمین بناؤنگا - اور تالابون کو
سوکھا دونگا ۱۶ - اور اندہون کو اُس راہ سے کہ جسے وے
نہین جانتے لے جاؤنگا - مین اُنھین اُن رستون پر جن سے
وے آگاہ نہین لے چلونگا - مین اُنکے آگے تاریکی کو روشنی
اور اونچی نیچی جگہون کو میدان کردونگا - مین اُنسے یہ سلوک
کرونگا - اور اُنھین ترک نہ کرونگا -
۱۷ وے پیچھے ہٹین - اور نہایت پشیمان ہون جو کھودی ہوی
مورتون کا بھروسا رکھتے ہین - اور ڈالے ہوے بتون کو کہتے
ہین - تم ہمارے الٰہ ہو ۱۸ اسنو ای بہرو - اور تاکو - ای
اندہو - تاکہ تم دیکھو ۱۹ - اندا کون ہے - مگر میرا بندہ اور
کون ایسا بہرا ہے - جیسا میرا رسول - جسے مین بھیجونگا - اندا
کون ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے - اور خداوند کے خادم کے مانند
اندا کون ہے ۲۰ تو نے بہت چیزین دیکھی ہین پر اُن پر
لحاظ نہین رکھا - اور کان تو کھلے ہین پر کچھ نہین سنا -
۲۱ خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا - وہ شریعت کو
بزرگی دیگا - اور اُسے عزت بخشیگا ۲۲ لیکن یہہ ایک
گروہ ہے جو لوٹی گئی - اور غارت کی گئی - وے سب کے سب
مین بند ہے ہوے اور قیدخانون مین چھپائے گئے ہین وے شکار
ہوے اور کوئی نہین بچاتا - وے لوٹے گئے اور کوئی نہین کہتا -
پھیر دو ۲۳ کون ہے تمھارے درمیان جو اسپر کان دھرے -
کون جی لگا دے - اور آیندے مین سنا کرے - ۲۴ کس نے
یعقوب کو حوالے کیا کہ غنیمت ہووین - اور اسرائیل کو کہ
لٹیرون کے ہاتھ مین پڑے - کیا خداوند نے نہین - جسکے مخالف
ہو کے اُنھون نے گناہ کیا - کیونکہ انھون نے نہ چاہا کہ اسکی راہون
پر چلین اور نہ اسکی شریعت کے شنوا ہوے -

۲۵- اس لئے اُسنے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اُسپر
ڈالا- سو اس پر گرد اگرد آگ لگی پر وہ اُسے دریافت نہین
کرتا- وہ اُس سے جل جاتا پر وہ خاطر مین نہ لاتا +

## الحق یعلو ولا یعلیٰ

جناب مولانا صاحب ذیشر منشور محمدی سلمہ الرحمان عزیز دمنان
تسلیم- بعدہ گذارش دہوا ہذا-
اللہ اکبر خداوند کریم غفور الرحیم قادر مطلق ہے- پادری لوگ
سالہا سال تک وعظ کرتے رہتے ہین تب کہین ایک دو کو بطمع
زر (لعنۃ اللہ علیہ) کرستان بناتے ہین مسلمانون مین کوئی
نہین کہ شہر شہر گانو گانو اور کوچہ بکوچہ وعظ کہتا ہو مگر
خدا کے فضل سے یہان سال بھر مین چند جمعہ خالی جاتے ہونگے
کہ ہندو وغیرہ مسلمان نہ ہوتے ہون- لاہور کے جامع مسجد کا
حال سنا تا ہون ان تین متواتر جمعون مین ۹ مرد و زن
اسلام پر مشرف ہوے ہین کل جمعہ کے دن دو آدمی از قوم
ہنود کو کلمہ شہادت پڑہایا گیا اور اس سے پہلے جمعہ مین پانچ
مرد و زن از قوم ہنود اور اس سے پہلے دو عورتین از قوم
ہنود مسلمان ہوئین الحمد للہ بفضلہ اس دین کا حامی اور حافظ
وہ کردگار ہے جو سب کا پروردگار ہے فقط +

الراقم احمد الدین سعید عفی عنہ طالب علم گورنمنٹ
مڈل سکول جماعت دوم فریق اول لاہور-

## قبول اسلام

نام اون لوگون کے جو مسلمان ہوے ہین-

۱ نام سابق ولدیت قومیت سکونت - پیشہ
نرائن سنگھ جیہ سنگھ سکھ- موضع ٹکہ پرگنہ میدان
ضلع موکری ملک پنجاب - عمر ۳۵ برس-

اسیری موہر چھے موضع شہزادلور پرگنہ ضلع الہ
۲۵ برس- اب انکا نام کریم بخش رکھا گیا ہے اور ضلع
اٹاوہ مین موجود ہے-

۲ جواہر سنگھ کرن سنگھ- موضع مرزاپور پرگنہ ضلع
الہ آباد ۳۰ برس-
کیفیت مسلمان ہونے کی-

۳ یہہ شخص بیمار بشدت تھا کہ قریب المرگ ہوگیا تھا اس سبب سے
دعا بجناب احدیت کی تھی کہ اگر صحت ہوجاوے تو مسلمان ہوجاونگا
فضل خداوند تعالیٰ سے صحت ہوگئی تب مسلمان ہوا اور
نام بہادر خان رکھا گیا اب یہہ شخص محکمہ پرمٹ ضلع اٹاوہ
مین بعہدہ جمعداری ملازم سرکار انگریزی ہے-

۴ یہہ شخص ہندو کے ایک مردہ کو جلتے اور اسکے ساتھ جو بدعت
ہوتی تھی دیکھہ کر مسلمان ہوگیا کہ مردہ کے جوتا نگین اور ہاتھ
اونچے ہوگئے تھے اونکو لوگ لاتھون سے توڑتے تھے اب اسکا
نام عبداللہ رکھا گیا ہے اور محکمہ پرمٹ ضلع اٹاوہ مین
بزمرہ چپراسیان ملازم ہے +

## ہر کسی ناصح برای دیگران

اخبار نور دلودیانہ مطبوعہ ۲۵- مے ۱۸۸۲ء کے صفحہ
۱۶۴ مین ایک جاہل نے جو کالا کرستان معلوم ہوتا ہے
بعنوان (تبدیل مذہب) ہمسے بیچے بیچے تکرار پیدا
کرنیکے لئے ہامہ فرسائی کی ہے- کرستان صاحب نے اپنا نام
نہین لکھا فقط میم- دال جلا کر چلتے بنے- میم دال نے
اس گمنام جہوٹھہ رسالہ مین اول تو ایک نوجوان ہندو
فرانیداس ساکن گوجرانوالہ کا ایک رندی کی ترغیب سے
مسلمان ہونا بیان کیا ہے پھر اپنے زعم باطل مین اعتراض

کرتے ہین کہ ایسے شخص کو جو طوائف کے عشق مین
مسلمان ہو گئے ہین محمدی مسلمان کہینگے -
آگے چلکر میم دال صاحب مذہب محمدی کی نسبت
بھی اپنے ناپاک دل کا بخار نکال گئے ہین اور
فرماتے ہین کہ جس مذہب مین شریر اور گنہ گار
و بدکار داخل ہو سکین وہ خدا کا دین نہین ہے
اور قرنتیون کے (انجیل مروجہ کے بعد جو خطوط پولوس
وغیرہ کے ہین اونمین سے ایک خط قرنتیون کے
نام پر بھی ہے) ۶ باب کی ۹ و ۱۰ آیتون کا حوالہ
دیا ہے جن مین حضرت پولوس حواری فرماتے
ہین کہ کیا تم نہین جانتے کہ زناکار خدا کی بادشاہت
مین داخل نہونگے وغیرہ وغیرہ -
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ میم - دال صاحب بھی
لہو لگاکر زخمیون یا شہیدون مین ملنے کا ارادہ
رکھتے ہین انکو بھی مضامین لکھنے کا شوق چرہ
آیا ہے - اور کچھہ نہین لکھہ سکے تو ایک ہندو کے
مسلمان ہونے پر بھی اپنے نفس امارہ کے پابند
ہو کر محمدی مذہب کی نسبت واہی تباہی بک گئے
اس سے تو ہمین غرض نہین کہ وہ شخص رندی
کے ہدایت سے مسلمان ہوا یا مادی حقیقی کی
ہدایت سے لیکن ہان کلام اسمین ہے کہ میم
دال صاحب نے اس مزخرفات مین جز مذکورہ
لکھکر جو کچھ ہانک لگائی ہے وہ انجیل بلکہ عقیدہ
مسیح کے بالکل خلاف ہے - میم دال صاحب ذرا اپنے
گریبا مین مونہہ ڈالکر تو دیکھین کہ حضرت عیسیٰ خود
انجیل متی اور انجیل یوحنا مین کیا فرماتے ہین وہ
کہتے ہین کہ مین راست بازون کے لیے اس دنیا مین
نہین آیا بلکہ گناہگارون کے واسطے بھیجا گیا ہون
تاکہ اونکو خدا پر ایمان لانیکی ہدایت کرون - آپکی
قول مسیح سے صاف ثابت ہے کہ خدا کا دین گناہگارون
ہی کے واسطے ہے راست بازون کے لیے اسکی کچھہ
ضرورت نہین - ہم نہین جانتے کہ دال میم نے مسیحی
ہوکر خلاف قول حضرت عیسیٰ کیون ایسی ہانک لگائی
اگر مسمی نزایندا اس ہندو جسکے مسلمان ہونے پر میم دال
صاحب جل مرے فی الواقع زناکار اور گناہگار
تھا تو اوسکو سچے دین مین جو ایک پاکیزہ دریا
کے مانند ہے داخل ہونا ضروری تھا اگر وہ راست
باز اور پاک صاف ہوتا تو کسی دین کے قبول کرنیکی ضرورت
نہتی مگر جبکہ میم دال ہی کے قول سے وہ گناہگار ہے
تو گناہگار کو اپنے گناہون سے بچنے کے لیے سچے دین
مین داخل ہونا ضرور ہے - پھر میم دال صاحب
کیون جلگئے - ہم میم دال صاحب سے پوچھتے ہین کہ
آجتک جسقدر لوگ مسیحی ہوئے ہین (ہندوستان مین
خواہ دوسرے ملکون مین) کیا وہ سب کے سب راست
باز اور معصوم ہی تھے - ہمتو جانتے ہین کہ یہہ لوگ
بدکار اور بہاری گناہگار تھے جنکو پادریون نے
عیسائی بنایا اور باوجود ایسے گناہگار و بدکار ہونے
کے پھر بھی وہ اصطباغ پاکر عیسائی کہلائے اور
کہلاتے ہین - پھر میم دال صاحب کیونکر کہتے ہین کہ افسوس تو یہہ ہے کہ چند روز بعد بھی نزایندا اس بدکار

مسلمان کہلائیگا - کیون صاحب یہہ بدکار اور بڑے بڑے
ذلیل گنہگار مسیحی کیون کہلاتے ہین بلکہ نرا ینداس کا تو مسلمان
ہوکر بدکاری کرنا آپکی تحریر سے بھی ثابت نہین ہوتا مسلمان
ہونے سے پیشتر ہی جو کچھ اوسنے کیا کیا مگر عیسائی صاحبون
پر مسیحی ہونے کے بعد بھی ہزارون بدکاریان ثابت کر
سکتے ہین جنکو ہمنے بچشم خود دیکھتا ہے پس میم دال صاحب
ملتانی کو اپنے پولوسی دین پر افسوس کرنا چاہئے تھا جس
مین ابتدا سے انتہا تک گربز جھالا پڑا ہے - حضرت
عیسیٰ تو کہتے ہین کہ مین نیکون کے لئے نہین بلکہ بدکارون
کے واسطے آیا ہون اور پولوس رسول فرماتے ہین کہ بدکار
آسمان کی بادشاہت مین داخل نہونگے - لیجئے گورد کہی
ہان تو چیلا کہنا ان پھر مسیح فرماتے ہین سنتے جائیے -
ایک فریسی نے مسیح کے قریب آکر کہا کہ ای اچھے اوستاد
مین کیا کرون مسیح نے جواب دیا تو مجھے اچھا کیون کہتا ہی
اچھا کوئی نہین بلکہ ایک یعنے وہی خدا - دیکھئے اس آیت
سے جو انجیل متی مین ہے صاحب ثابت ہوگیا کہ خود مسیح
بھی اچھے نہ تھے بیچارے نکر گدا عیسائیون کی تو کہنے
چرائی ہے - پھر دال میم کا نرا ینداس پر جو مسلمان ہوگیا ہے
طوائف کی دوستی کا الزام لگا کر قہقہہ لگانا گویا اپنے ہی
مذہب کی خاک اڑانا ہی اب ہم خود دال میم صاحب سے پوچھتے
ہین کہ اگر آپ پاک صاف تھے تو مسیحی کیون بنے مسیح تو گنہ
گارون کے لئے آیا ہے نہ کہ پاک اور راست بازون کے
لئے جیسا کہ اوسنے خود فرمایا ہے - اور آپہی پر کیا منحصر ہے
جتنے لوگ عیسائی ہوئے ہین یا ہونگے سبکو اپنے اپنے بدکاری
اور گنہگاری کا اقرار کرنا ہوگا - میم دال ہی کے قول پر
اگر یقین کیا جاے تو خود عیسوی مذہب خدا کی طرف سے
ثابت نہین ٹہرتا - مگر ہم میم دال ملتانی کے قول کو نہین
یا حضرت عیسیٰ کے قول کو تسلیم کرین - اس معاملہ مین
ہمکو وقت ضایع کرنیکی ضرورت نہین انصاف پسند لوگ
خود غور کرلینگے - اور یہہ جو میم دال صاحب بطور طنز
مسلمانون پر منہہ آتے ہین کہ مجھی لوگ ایسے شخص زانی
کو جیسا کہ نرا ینداس ہے جو رنڈی کی دوستی کے باعث
مسلمان ہوگیا بعدہٗ مسلمان کہینگے تو اسکا جواب ہم
میم دال صاحب کو یہہ دیتے ہین کہ مسلمان تو مہلا نرا ینداس
کو توبہ کرنے اور گناہون سے باز رہنے کا اقرار کرنے کے بعد
مسلمان کہینگے مگر پادری صاحبان تو ایسے حضرات کو جو
بپتسما لیکر بھی دہر کے سے زناکاری - بدکاری - دروغ
گوئی - چوری وغیرہ گناہون کے مرتکب ہوتے ہین سچا مسیحی
لکہتے کیا جانتے ہین پس میم دال صاحب کو اپنے مذہب
پولوسی پر زیادہ افسوس کرنا لازم ہی - میم دال صاحب ضرور
کہینگے کہ ایسا کسی عیسائی نے نہین کیا کاتب مضمون نے
جہوٹا الزام عیسائیون پر لگایا ہے اس لئے میم دال صاحب
کے خاطر سے ہم ذیل مین ایسے عیسائیون کا حال بچشم خود
دید بیان کرتے ہین جو مسیحی ہونے کے بعد بدکاریان کرتے رہے
اور پادری اونکو برادر ینداز سمجھتے رہے - اول چھاؤنی
نصیر آباد مین مسمی احسین علی رافضی ساکن الور عیسائی ہوا
پادری صاحب کے روبرو بلکہ کل جماعت کے سامنے بڑی
لمبی چوڑی توبہ کرکے اصطباغ لیا - پادری نے حضرت کو
واعظ انجیل مقرر کیا - یہہ واعظ صاحب وعظ کہتے کہتے
سانولی نامی رنڈی سے دل لگی کر بیٹھے رہنین وعظ کرتے

یانکو بدکاری لطف یہہ کر پادری صاحب کے پلنگ پر
ایک دن چوکیدارنے پکڑ لیا تو سات ذیل پیسہ پارہ کی
قاضی کئی ہوی اوسکو دیکر جان چھوڑائی مگر چوکیدارنے
جب انکا فریب معلوم کیا تو سایہ کیطرح پیچھا کرنے لگے
پر گیا آخر میان کو آتشک ہوگئی ساری قاضی کہیں گئی غظ
بند کیا گیا بعد چندے جب سانولی معشوقہ کو گھر مین ڈال
چکے تو پھر بھلا بھگت بنگئے اور اب بھی وعظ ہی کرتے ہین
واہ کیا دینداری ہے دوسرا ایک شخص الیاس نامی واعظ
شہر امرتسر مین تھے پادری کلارک صاحب انکو جا دیندار
جانتے تھے انکے گھر مین عورتین پڑھا کرتے ہتین ایک کشمیرن
نوجوان معہ اپنی ماں وہیتی کے عیسائی ہوی پادری صاحب
نے الیاس کے گھر مین اوسکو رکھا الیاس صاحب منادی کرتی
کرتے کشمیرن مذکورہ سے یاری کر بیٹھے دو برس تک خوب
گپھے دنکو منادی کرتے رات کو زنا آخر بھید کھل گیا۔ منادی
بند ہوی کشمیرن ایک دوسرے عیسائی صاحب کو لیکر فرار
ہوگئین۔ تیسری صاحب پادری کریم بخش دہلی مین مشنر
اسمتھ صاحب کے پاس تھے پہلی عورت مو بچہ کے لاہور مین
زندہ تھی مگر دوسری خوبصورت مس اوزلے کو حضرت
نے پادری صاحب سے کہدیا کہ ہنوز میری شادی نہین ہوی
پادری صاحب نے ایک خوبصورت عیسائین سے شادی
کردی کریم بخش پادری تو ہوہی چکے تھے گرجہ مین ممبر
پر کھڑے ہوکر خوب وعظ کہتے تھے اتفاقاً امرتسر کا
ایک شخص جو کریم بخش کے سارے خاندان سے خوب واقف تھا
دہلی مین آکر عیسائی ہوا اور پادری کریم بخش کا حال پادری
اسمتھ صاحب سے کہدیا اور کہا کہ اسکی عورت مو بچہ لاہور
مین اسکے باپ کے پاس موجود ہے اسنے جھوٹہ بولکر دوسری
شادی کرلی یہہ پادری ہونیکے لایق نہین اسپر اسمتھ
صاحب نے کریم بخش کو لاہور بھیجا اور پادری فورمن صاحب
مشنری لاہور کے نام خط دیا کہ یہہ شخص آتا ہے اسکو فلان
جگہہ بیجا کر شناخت کرادین کریم بخش سب کے کورو نکی جالندہر
مین پہنچکر آپ تو وہین ٹہر گئے ایک دوسرے شخص کو فرضی
کریم بخش بنا کر لاہور بھیجا جسنے اسمتھ صاحب کن چٹی فورمن
صاحب کو دی فورمن صاحب اوس مصنوعی کو کریم بخش
کے گھر لیگئے اور کریم بخش کے باپ اور جورو سے پوچھا کہ
تم اسے جانتے ہو انہون نے کہا کہ یہہ شخص ہمارا کریم بخش
نہین ہے ہمنے سنا ہی کہ ہمارا کریم بخش تو دلی مین ہے
فورمن صاحب نے کہا یہی دہلی سے آیا ہے وہ بولے یہہ وہ
کریم بخش نہین اس تحقیقات کے بعد فورمن صاحب نے
مصنوعی کریم بخش کو واپس رخصت کیا اور خط بنام مسٹر
اسمتھ لکھدیا کہ ہمنے اس کریم بخش کو شناخت کرایا یہان
اوسکا کوئی نہین مصنوعی کریم بخش نے جالندہر مین اک
اصلی کریم بخش کو وہ خط دیا جسکو اصلی صاحب نے لاکر اسمتھ
صاحب کے حوالہ کردیا اسپر اسمتھ صاحب امرتسر والی خبر دہندہ
سے ناراض ہوے کہ تمنے پادری کریم بخش پر ناحق جو تھا
الزام لگایا یہہ وہی مثل ہوی کہ جھوٹے کے آگے سچا رو
مرے اوسنے کہا ایکدفعہ مین خود کریم بخش کے ہمراہ لاہور
جاؤنگا اگر اسکی جورو اور والدین وغیرہ ان ہنون تو چور
کا حال سویرا حال تب تو پادری کریم بخش گھبرائے اور
حیلے سے لاہور سے اپنی اصلی بی بی اور بچہ کو دہلی مین بلاکر
ایک علیحدہ مکان مین رکھا اور ایکدن موقع پاکر ان اور بچہ

دونون کو پادری کریم بخش نے حلال کرکے زمین مین مکان
کے اندر گاڑ دیا آخر کریم بخش کے حقیقی بھائی ہی کے ذریعہ
سے جو دہلی میونسپالٹی مین نوکر تھا راز فاش ہو گیا ان
بیشیون کی نعشین صحن گھر مین پولس نے برآمد کین کریم بخش
صاحب حوالات مین دہری گئے جہان رات کو سنکھیا زہر
مار کر کے جہنم آباد کو چلتے بنے جاتے کرتے بیچارے گارد کے
سپاہیون پر بھی ہاتھ صاف کر گئی چنانچہ جمعدار سے لیکر
پہرہ والے کونسٹبلون تک کو سرکار نے سزائین دین
ایسے ایسے ہزارون قصے روح القدس پائے ہوئے نیک
لوگون کے بہنے جمع کر رکھے ہین دال میم لمعانی کو اب ذرا
غور کرنی چاہئے کہ کیا ایسا ہی دین خدا تعالی کے طرف سے
ہوتا ہے جس مین ایسے ایسے بدکار اور مکار برسون رہکر
دہوکا بازی کیا کرین اور کسیکو خبر تک نہو -

ہم اب میم دال ہی کا قول تسلیم کرتے ہین کہ سچے دین مین
بدکار اور مکار داخل نہین ہو سکتے - اب میم دال صاحب
دیکھین کہ یہہ لوگ جنکا بہنے حال لکھا ہے کون تھے اور کس
دین مین رہکر برسون تک کے آز مین شکار کھیلتے رہے
بیشک ایسا دین خدا کی طرف سے نہین یہہ تو خدا کی قدرت
ہے کہ مسیح مذہب کے پابند خود اپنے موہنہ سے عیسوی مذہب
کو جس مین مذکورہ بالا کرتوت پائی جائے خدا کی طرف سے
نہین بتلاتے - مسلمان تو اول ہی موجودہ مذہب عیسوی
کو پولوسی دین بتلاتے ہین تبھی تو ایسے ایسے بدکار اور مکار
جنکا ذکر ہو چکا اس دین مین برسون رہکر مال مارتے ہین
ہم میم دال سے یہہ بھی پوچھتے ہین کہ انجیل مین لکھا ہے کہ
جب تک روح القدس نازل نہو کوئی آدمی عیسوی دین مین
شامل نہین ہو سکتا پس سوال یہہ ہے کہ یہہ لوگ جنکا
ذکر اوپر ہوا روح القدس پا چکے تھے یا نہین اگر ایسے
ہدایتین روح القدس کے ہین تو ہمارا سلام ہے یہہ باتین
تو روح النجس مین بھی نہین ہوتین - میم دال صاحب جہانتی
بھی معلوم ہوتے ہین اخیر مین جو اشعار اونہون نے لکھے ہین
وہ خاص میری غزل کے ہین جنکو بالکل خراب اور غلط
بناکر میم دال نے لکھدیا ہے ہماری غزلین نشۂ ع کے
پرچہ ہای نور افشان مین طبع ہوے ہین جنمین سے
مولوی صفدر علیخان صاحب جج ساگر نے اپنے کتاب مین
جو شعرای عیسوی زمانہ حال کے تذکرہ مین لکھی ہے بجنسہ
لی ہین اگر باور نہو تو فائل نور افشان نشۂ ع و کتاب
مذکورہ مولفہ صفدر علیخان منگوا کر دیکھی جائین - چوری
تو میم دال کی صاف اوسیوقت ثابت ہو گئی کہ اشعار میری
غزل کے اثر مسترم بناکر لکھے اور مقطع جسمین میرا تخلص
بیمار ہے صاف چاٹ گیا - بھلا بے بھلا جھوٹے دیکھہ تو
سہی جاناکہان ہے فقط - راقم محمد مراد علی بیمار اجمیر

## بخدمت فیض درجت جناب مولانا مولوی محمد عبد السبحان خانصاحب دہلوی واعظ حال وارد شہر انبالہ

## تحمدہ و نصلی

**اصول** - ہم صرف اوس وحدہ لاشریک لہ کے ہستی پر یقین رکھتے ہین اور منقول بحث جو بخلاف معقول ہو کرنا نہین چاہتے -

**سوالات** مسلمان کعبہ کے طرف موہنہ کرکے نماز کیون پڑہتے ہین - کیا خدا اوسی طرف ہے اور طرف نہین

خود قرآن شریف مین آیا ہے - فلیس البران تولوا وجوہکم
الی المغرب والمشرق علی آخرہا سورۂ بقر ایتہ ۱۷۷ -
مسلمان حج کیون کرتے ہین اور اوس چوکھونٹی گھر کے
گرد پھرنے سے کیا ہو جاتا ہے -
اور من زار قبری وجبت لہ شفاعتی کے کیا معنے ہین کیا
گنگا جی کا اشنان ہے فقط -

العبد دہاکشن کنہیا لعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم -
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب منشی رادہاکشن صاحب نے کچھ شبہات فروعات اسلامی
مین بہ نسبت وجہہ تحویل قبلہ و حج کعبہ شریفہ و زیارت مدینہ
منورہ لکھکر میرے پاس بھیجی - اس سے مین بہت ہی خوش
ہوا - کہ الحمد للہ ایک شخص کو تحقیق دین حق کا خیال تو ہوا
لہذا مین پہلے اجوبہ اجمالی بطرق متعددہ اونکی خدمت مین
پیش کرتا ہون - اگر عاقل و صاحب علم ہین تو میری کنایات
سے اپنے سوالات کے جوابات حاصل کرینگے - کہ العاقل
تکفیہ الاشارہ - والعاقل لا تنفعہ العبارہ - عاقلان را
اشارہ کافی ست - ورنہ پھر حسب درخواست تفصیلی جوابات
انشاء اللہ العزیز عرض کرونگا - کیونکہ مین اس خدمت
کے واسطے حاضر ہون - مگر ملتمس ہون - کہ اس بحث و
تحقیق سے احقاق حق منظور خاطر رکھین گے اور میری تحریر
پر بنظر انصاف غور فرمائینگے - واللہ یہدی من یشاء
الی صراط مستقیم - الراقم الآثم محمد عبدالسبحان دہلوی
وارد حال شہر انبالہ

**اول** - شکر انعام منعم حقیقی و عبادت معبود تحقیقی
واجب ہے یا غیر واجب - اگر غیر واجب کہو تو کافر نعمت ہو -
اور اگر واجب ہے تو عقلاً واجب ہے یا شرعاً - پھر اگر عقلاً
واجب ہے تو مفہوم کلی ہے یا مفہوم جزئی - اگر باتفاق بعض
عقلاً واجب ہے تو بحکم ان در کلمہ دم بعض کا کیا اعتبار ہے
اور اگر وجوب باعتبار اکثر عقلا ہے - تو ہر چند کہ اکثر حکم
الکل ہے - مگر یہ بھی البطلان ہے - کہ کل عقلا متفق الرائے
نہین ہین - کوئی آتش پرست ہے کوئی آفتاب پرست -
کوئی تثلیث پرست ہے - کوئی بت پرست کوئی گرجا مین
بپتسمہ پاتا ہے - کوئی گنگا جی کے اشنان کو جاتا ہے الغرض
نقصان عقل عقلا کا الشمس فی وسط السما ہے - پس معقول
غیر مقبول ٹھہرا - اور منقول سے آخر کام آپڑا - اور اگر
شرعاً واجب ہے تو پھر فروعات و احکام شرعی مین معترضانہ
زبان ہلانا کار سفیہانہ ہے -

**دوم** معرفت خدا کیواسطے صرف عقل ہی کفایت کرتی ہے یا
دیگر وسایل و ذرایع کے بھی ضرورت پڑتی ہے بصورت ضرورت
دیگر ذرایع کتاب و شریعت کی اشد ضرورت پڑے ہنومان
اور اگر کہو کہ صرف عقل ہی کافی ہے تو نقصان عقل برہمن
ماہرہ کامل طور سے ثابت ہے - کیونکہ خوادم عقل حواس
خمسہ ہین - اور وہ اکثر ادراک مین غلطی کرتی ہین پھر عقل
نامعلوم چیز کا ادراک چند معلومات سے ترتیب دیکر
حاصل کرتی ہے - اور وہم جو باعث غلطی ہوتا ہے - بسا
اوقات مزاحم عقل ہو جاتا ہے - پس کبھی اون معلومات
مین کہ جو مبادی ہوتی ہین غلطی واقع ہو جاتی ہے - کہ جو
مبادی سے مطلوب حاصل ہوتے ہین وہ مبادی نظر ہو جاتے
ہین - کبھی اوس ترتیب مین غلطی ہو جاتی ہے کہ متقدم کا

موخر دموئے کا مقدم ہوگیا- یا کسی مقدمہ کی کوئی شرط فوت
ہوگئی- یہی وجہ ہے کہ ایک عاقل کے رای دوسرے عاقل
کے رائے کے مخالف ہوتی ہے- پھر کیا معتبرین تعداد واجب
الوجود حکما نہ تھی- یا قایل انا ربکم الاعلی حکیم نہ تھا- پھر حکمای
یونان جو فرنگ غیرہ کے دو فریق ہین ایک فریق جسمین حکیم
بطلیموس بھی ہے کہتا ہے کہ سات آسمان و عرش و کرسی کہ جنکو
فلک ثامن اور فلک الافلاک کہتے ہین بہ ترتیب موجود ہین
اور دوسرا فریق کہ جسمین حکیم فیثاغورس بھی ہے انکا انکار
کرتا ہی اور دونو فریق اپنے اپنے مدعا پر- ادلہ عقلیہ لاتی
ہین اور مشاہدات پیش کرتے ہین- پس ضرور ہے کہ ہر دو فریق
مین سے ایک فریق غلطی پر ہو- اور جب کل حکما مین سے ایک
فریق کا فریق غلطی پر ہوا تکیف عقلا دہندہ الزان-
اور جب اس قدر اور ایسے حکما ایک ظاہر چیز مین ایسی اندہی
ہو گئے- تو عقل کو معرفت خدا میں کیا بجا
خود تا ابد در نیابد ترا + الا ماشاء اللہ الرحمن- پس
اب اگر کوئی بھی فلاسفہ کا مرید اور حکمای فرنگ کا معتقد
عقل کے گھوڑے دوڑائے اور تاویلات رکیکہ و توجیہات
باطلہ پیش لائے تو پھر مجھکو کیا- عطای تو بلقای
تو بخشیدم- کہنا پڑیگا-

سوم بحث مذہبی احقاق حق کے لئے اصول سے ہوتی ہے
نہ فرعات سے کیونکہ فرعات تابع ہین اصول کے نہ اصول
تابع ہین فروعات کے یعنے بحث نوع سے کیجاتی ہے نہ افراد
سے کہ جزئیات جو لاکاسب و لا مکتسب ہین بحث کا یہ حال
مثلا انسان ایک نوع ہی جب ثابت ہو چکا تو زید و عمر
جو افراد انسان ہین انسان ثابت ہو گئے علی ہذا

مطبع نجم الاسلام بگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا-

جب کتاب اللہ و نبی اللہ من اللہ ثابت ہو گئے تو جملہ
انکے احکام من جانب اللہ ثابت ہو گئے غرض ثبوت اصول
سے اثبات فروعات حاصل ہے نہ اثبات فروعات سے
ثبوت اصول پس بحث اصول ترک کرکے اعتراضات
فروعات مین بنظرہ آزادانہ پیش آنا حرکت نابخردانہ ہے
چہارم سایل آزاد قائل بالنبی من الانبیاء الا مجاد ہے
یا نہین- اگر کسی معتقد اکو نہین مانتا تو عاقل ہے امر
خلاف جانتا ہی جبکہ تعمیل احکام حاکم مجازی بلا اجرای
پروانہ معرفت معتبر فرزانہ غیر ممکن ہے پس احکام احکم
الحاکمین حقیقی یعنے اوامر و نواہی کا معلوم ہونا بلا کتاب
منزل من اللہ جو نبی معتمد برگزیدہ ایزدی لایا ہو-
کیونکہ محال عقل نہو- اور اگر مانتا ہے- تو اوس مقتدا
کی اقتدا مین اوسکے احکام پر جو من کتاب اللہ وحیاً
من اللہ ہین معترض ہونا اپنے ہی عاقبت کا کھونا ہے
مگر اب بثبت کی ذمہ اثبات کا اثبات دو جہان سے ہے کہ اوس
رسول یزدانی کی نشانی کیا ہے اور وہ کتاب آسمانی
کونسی ہے ہمارا دعوی ہے کہ وہ رسول برحق لاینطق
عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی- واجب التسلیم والتعظیم
احمد مجتبی محمد مصطفی نبی آخر الزمان علیہ الصلوۃ
ہین- چنانچہ براہین ماہرہ و بشارات کتب سماویہ سے
اظہر من الشمس ہے اور وہ کتاب بالکلام حق ذہ الکتاب بنا
ینطق علیکم بالحق واجب التعمیل والتبجیل الفرقان مین
الحق والطغیان ہے- چنانچہ دلایل قاطعہ و
حجج ساطعہ سے بہرمن الامس ہے- پس اگر ثبوت کتاب اللہ
و تصدیق رسول اللہ بغرض قبول دین اسلام آیکا